فون نمبر ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5251

جلد ۵۵/۲۰ ۔ ۲۱ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء ۔ نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۰ مئی بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ہلکی اعصابی بے چینی کی شکایت رہی رات نیند آ گئی ۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

سلامتی کونسل ۲۳ مئی کو امریکہ کے خلاف روسی شکایت پر غور کرے گی

امریکہ اور روس کے وزراء خارجہ بحث میں حصہ لیں گے

نیویارک ۲۰ مئی ۔ روس نے سلامتی کونسل سے امریکی طیارہ کی روسی حدود میں مداخلت کی جو شکایت کی ہے ۔ اس پر غور کرنے کے لئے ۲۳ مئی (سوموار) کو تیسرے پہر سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا ۔ کل رات اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ سلامتی کونسل صورت حال کو قابو میں رکھنے اور موجودہ کشیدگی کو کم کرنے کی پوری کوشش کرے گی ۔ آپ نے بڑی طاقتوں سے اپیل کی کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنے اختلافی مسائل کو طے کرنے کی کوشش کریں ۔

معلوم ہوا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو خود سلامتی کونسل میں اپنے ملک کی نمائندگی کریں گے ۔ امریکی وزیر خارجہ بھی غالباً بحث میں حصہ لیں گے ۔

نیپال نے متعدد بھارتی علاقوں کی واپسی کا مطالبہ کر دیا

ان علاقوں میں دارجلنگ ڈیرہ دون اور شملہ کی پہاڑیوں کے بعض حصے بھی شامل ہیں

کھٹمنڈو ۲۰ مئی معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں نیپال میں جو نئے نقشے تیار کئے گئے ہیں ۔ ان میں بھارت کے متعدد علاقوں کو نیپالی علاقے ظاہر کیا گیا ہے ۔ ان نقشوں کے ساتھ ایک اشتہار بھی تقسیم کیا جا رہا ہے ۔ جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ نے نیپال کے متعدد علاقے فتح کر کے ناجائز طور پر بھارت میں شامل کر دیئے تھے ۔ اگر بھارت پرتگال سے گوا وغیرہ کے علاقوں کا مطالبہ کر سکتا ہے ۔ تو نیپال کو بھی یہ حق حاصل ہے ۔ . . . . .

. . . . کہ وہ سابق پرتگالی علاقوں کی واپسی کا مطالبہ کرے ۔ معلوم ہوا ہے کہ نیپال نے اپنے نئے نقشوں میں جن مقامات کو نیپالی علاقہ ظاہر کیا ہے ۔ ان میں دارجلنگ ڈیرہ دون اور شملہ کی پہاڑیوں کے بعض حصے بھی شامل ہیں

اناپورنا نامی چوٹی سر ہو گئی

کھٹمنڈو ۲۰ مئی ۔ برطانیہ ۔ بھارت اور نیپال کے کوہ پیماؤں کی ایک مشترک ٹیم نے کوہ ہمالیہ کی اناپورنا نامی چوٹی سر کر لی ہے اس وقت تک ہمالیہ کی جو چوٹیاں سر نہیں ہوئی تھیں یہ ان میں سب سے بلند تصور ہوتی ہے ۔

خان عبدالغفار نااہل قرار دے دیئے گئے

لاہور ۲۰ مئی ۔ سابق نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر خان عبدالغفار کو آج چھ سال کے لئے سیاسیات میں حصہ لینے کے نااہل قرار دے دیا گیا ۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت اور درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تا حال بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شفائے کامل و عاجل فرمائے ۔ آمین

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کا انتقال

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ خبر جماعت میں افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف چنیوٹ مورخہ ۱۷ مئی کو ۶½ بجے شام میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

محترم سیٹھ صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے ۔ اور تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے ۔ آپ نے ۱۹۱۹ء میں قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا اور ...

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

احباب خاص طور پر صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

لاہور ۱۷ مئی کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی جو چند روز سے بغرض علاج یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں کی صحت تا حال ناساز ہے ۔ پریشانی اور گھبراہٹ بہت ہے ۔ جس کا سلسلہ دوسرے دن بھی جاری رہا ۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۰ء

کام کرنے کا جوش

ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ آپؑ کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے ہمارا کام وہی ہے جو آنحضرت صلعم کے صحابہ کرامؓ کو تفویض ہوا تھا جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اس کو اپنے اعمال میں ڈھالنے اور تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں بعینہ اسی طرح ہم کو بھی کرنا ہے۔

آپ صحابہ کرام کی زندگیوں کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے کے لئے رات دن اتنی محنت اور مشقت کی تھی کہ دنیا میں بلکہ شاید الٰہی جماعتوں میں بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنی جماعت کو صحابہ کرامؓ سے نسبت دی ہے۔ یہ کوئی ان کی ذاتی ایجاد نہیں ہے بلکہ قرآن کریم اور نبی صلعم کی احادیث میں زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت کھڑی ہو گی جن میں وہی اوصاف ہوں گے جو صحابہ کرامؓ میں تھے اور وہ اشاعت اسلام کے لئے اتنی ہی جدوجہد کریں گے جتنی کہ صحابہ کرامؓ نے کی تھی۔

یہ باتیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے محض خیالی نہیں ہیں، بلکہ حقیقتی ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے لئے کس طرح اپنا خواب و خور ترک کر دیا تھا۔ کس طرح آپ بچپن ہی سے اسلامی اصول کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ہر طرح کی تکالیف برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ آپؑ کے والد ماجد جو آپؑ کو دنیاوی کاموں میں لگانا چاہتے تھے آپؑ سے مایوس ہو گئے۔ اور آپؑ کو "مسیتڑ" وغیرہ کے نام سے یاد کرتے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی کیا حالت ہو چکی تھی گویا اسلام پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ایک عجیب بات معلوم ہوتی تھی مسلمانوں میں جو آج اسلام کے متعلق بے حسی پائی جاتی ہے اس کا دور آپ کے زمانہ سے بھی پہلے شروع ہو چکا تھا۔ اور زمانہ اس بات کا متمنی تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے قرآن کریم کی حفاظت کے لئے کسی کو مبعوث کرے۔

اس طرح آپؑ عین وقت پر مبعوث ہوئے اور آپؑ نے جو جماعت قائم کی عین وقت کے تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کی۔ کیونکہ آپ کے اور آپؑ کی جماعت کے سپرد نہایت عظیم الشان کام سپرد کیا جانا تھا۔ اور جس طرح آنحضرت صلعم کے صحابہ کرامؓ نے اپنے زمانہ کے مطابق "جہاد" کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بھی اپنے زمانہ کے مطابق جہاد کرنا ہے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ دن رات دین کے لئے جدوجہد کرتے تھے اور ہر وقت اسی کام میں معروف رہتے تھے اور کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے تھے اسی طرح جماعت احمدیہ کو کرنا ہے اور ہر وقت دین میں ہی معروف رہنا ہے۔ اور جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنا ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہی وہ عظیم الشان جذبہ ہے جو اپنی جماعتوں کو دوسری جماعتوں سے ممیز کرتا ہے گویا ہم نے اپنے تمام افعال و اعمال پر دین کا رنگ چڑھانا ہے۔ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا چلنا۔ پھرنا۔ سونا جاگنا۔ کھانا پینا الغرض ہماری کوئی حرکت ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس سے ظاہر نہ ہو کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ جب تک ہم دین کے کام میں اس طرح معروف نہیں ہونگے ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونا بے فائدہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو آپ نے یونینوں کی ایک تقریب میں کی تھی یہ نہایت ہی اچھی بات فرمائی تھی کہ آنحضرت صلعم نے تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا کام کیا ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے ہمیں زندگی کے تمام اصول ہی نہیں دیئے بلکہ ان کا نمونہ اپنے کردار میں دکھایا ہے یہ اسلئے ممکن ہوا کہ آپؐ ہر وقت معروف رہتے تھے اور کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ بھی آپؐ کے نمونہ پر چل کر کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے تھے

اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں یہی نمونہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ آپؑ بھی اپنی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے تھے اور ہر وقت دینی کاموں میں معروف رہتے تھے۔ آپ کی اسی معروفیت کا نتیجہ ہے کہ آپ اتنا بڑا کام کرکے دکھا گئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب ہم نے بھی اسی نمونہ پر چلنا ہے اگر ہم اس نمونہ پر نہیں چلتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے نہیں ہیں خواہ ہم زبانی کتنے دعوے کریں۔ اس وقت تک جب تک ہم عملاً اپنے آپ کو آپ کی جماعت کے قابل نہ بنائیں۔ ہم صحیح معنوں میں احمدی نہیں کہلا سکتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زندگی بھی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ آپؓ نے جتنا کام اپنی زندگی میں اب تک کیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ شاید دس باہمت آدمی بھی اتنا کام نہیں کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی بات میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر کا رعب رکھا ہے۔ اور جو آدمی ایک دفعہ آپ کے صحیح قرب میں آتا ہے۔ اس میں بھی حوصلے کی بجلیاں بھر جاتی ہیں اور نکمے سے نکما آدمی بھی چست و چوبند ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ میں کام کرنے کا قدرتی جوش ہے اور دنیا میں کوئی انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنے کام میں اس کام کا پورا پورا جوش نہ رکھتا ہو الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا بھی یہی راز ہے کہ ان میں عام لوگوں سے کام کرنے کا بہت زیادہ جوش ہوتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھتی ہیں۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتیں۔

اس ضمن میں ہم احباب کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۰ء بمقام لاہور جو الفضل ۶۰/۵/۱۸ میں شائع ہوا کی طرف دلاتے ہیں۔ یہ خطبہ بھی ایسا ہے جس کو جماعتوں کو بار بار پڑھ کر سنانا چاہیئے اور عہدہ داروں کو چاہیئے کہ خود بھی اس کو حرز جان بنائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتے رہیں۔

۲۷ مئی ——— یوم خلافت

۲۷ مئی کا دن یوم خلافت ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے

اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے اور اس کا وجود ضروری ہے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان اسے نوٹ فرمائیں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

امن عالم اور پاکستان کیلئے دعا کی تحریک

اس وقت بین الاقوام فضا میں خطرناک شرارے پیدا ہو رہے ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چند دن سے یعنی جب سے کہ روس کی اشتراکی مملکت میں امریکہ کا ایک ہوائی جہاز گرایا گیا ہے (اور اس بات کا حقیقی علم خدا کو ہے کہ وہ کن حالات میں گرایا گیا ہے) دنیا کی بین الاقوام فضا میں خطرناک شرارے پیدا ہو رہے ہیں اور روس نے اس **معمولی سے واقعہ** کی آڑ لے کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور پاکستان اور ترکی اور سویڈن ناروے کے خلاف سخت دھمکی آمیز پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اور تازہ خبر یہ ہے کہ **چار بڑے سربراہوں** کی چوٹی کی کانفرنس جو پیرس میں **امن عالم** کی غرض سے منعقد ہو رہی ہے، خطرے میں پڑ گئی ہے۔ میں نے اس واقعہ کو "**معمولی سا واقعہ**" اس لئے نہیں لکھا۔ کہ وہ حقیقۃً معمولی ہے سیاسیات میں کوئی بات بھی حقیقۃً اور لازماً معمولی نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ اس کا معمولی یا غیر معمولی اس **ماحول** پر منحصر ہوتا ہے جس میں کوئی واقعہ پیش آتا ہے۔ یا اس کا دار و مدار ان ملکوں اور قوموں کی **ذہنیت** پر ہوتا۔ جن کے ساتھ ایسا واقعہ تعلق رکھتا ہے۔ اگر ذہنیت اچھی اور مصالحانہ ہو تو بڑے بڑے حادثات بھی باہم گفت و شنید کے ذریعہ خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر نیت خراب یا معاندانہ ہو۔ تو چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی ہوّا بنا کر پیش کیا جا سکتا۔ اور لڑائی کی بنیاد بن سکتا ہے۔ ویسے کون نہیں جانتا کہ آجکل اکثر ممالک اپنی حفاظت کے خیال سے یا دوسرے ملکوں کی کمزوریوں سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے مخالف ملکوں کے حالات اور ان کی فوجی تیاری سے باخبر رہنے کی غرض سے کسی نہ کسی رنگ میں **خبر رسانی** یا جاسوسی کا انتظام کیا کرتے ہیں۔ یہ سیاسیات عالم کا ایک کھلا ہوا راز ہے۔ جس کا امریکہ نے بڑی صاف دلی سے اعتراف کر لیا ہے۔ مگر روس پھر بھی اس حادثہ کے پیش نظر دوسرے ملکوں کو دھمکی دیئے جا رہا ہے۔ حالانکہ روس جانتا ہے کہ جس "گناہ" کا وہ دوسروں پر الزام رکھتا ہے۔ وہ ایک ایسا عام **گناہ** ہے۔ جو کہ خود اس کے اپنے ملک میں بھی کثرت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ فارسی کا ایک مشہور شعر ہے کہ:

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

ابھی چند دن کی بات ہے کہ اخباروں میں یہ خبر چھپی تھی کہ حکومت سوئٹزرلینڈ نے اپنے **روسی سفارت خانے کے دو افسروں** کو اس الزام میں اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔ کہ وہ سوئٹزرلینڈ میں بیٹھے ہوئے روس کے حق میں جاسوسی کیا کرتے تھے۔ غالباً ان دو روسی افسروں کے فوٹو بھی اخباروں میں چھپے تھے اور یہ اخباری خبر بھی بالکل تازہ ہے کہ مغربی جرمنی میں ایک بہت بڑی تعداد اشتراکی جاسوسوں کی مشرق کی طرف سے داخل ہو کر جاسوسی کا کام کر رہی ہے۔ مگر ہمیں ان سیاسی بحثوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہمارا سیاست کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ لیکن بین الاقوامی فضاء کو خراب ہوتے دیکھ کر ہمارا یہ **مذہبی فرض** ضرور ہے۔ کہ ہم آجکل **امن عالم** کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ اور ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ان دعاؤں میں **اسلام اور پاکستان** کی حفاظت کے پہلو کو خصوصیت سے ملحوظ رکھیں۔ آئندہ جنگ **اگر اور جب** بھی ہوئی وہ زمانہ حال کی **خطرناک ایجادوں** کی وجہ سے بے حد تباہ کن ہوگی۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اگر خدا نخواستہ کوئی تباہ کن جنگ خدا کے علم میں مستقبل قریب میں مقدر ہے ہی اور **اگر انسانیت** کا کوئی حصہ اپنی غلط اندیشی کی وجہ سے اس تباہی کو دعوت دے رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس تباہی کے اثرات سے اسلام اور پاکستان کو محفوظ رکھے بلکہ اس حکیمانہ شعر کے مطابق اسے ہمارے ترقی کا موجب بنا دے کہ:

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما در آں باشد

ہمیں یہ دعا آجکل بڑے الحاح اور **درد و سوز** سے کرنی چاہیئے بے شک جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے ہماری جماعت ایک خاص مذہبی جماعت ہے۔ جسے سیاست سے کوئی سروکار نہیں۔ اور ہم کسی ملک اور کسی قوم کے دشمن نہیں۔ بلکہ صرف باطل خیالات کے دشمن ہیں۔ مگر ہمارا مذہب ہمیں یہ حکم دیتا ہے۔ کہ ہم ایسے موقعوں پر اور ایسے معاملات میں جن کی ظاہری تدبیر ہمارے ہاتھ میں نہ ہو۔ روحانی ذرائع یعنی **دعاؤں کے تیروں** سے کامیابی اور ترقی کا راستہ کھولنے کی کوشش کریں کیونکہ ہمارے خدا کو **ہر قدرت** حاصل ہے۔ اور **فتح و ظفر** کی **ہر کلید** خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس کی **زبردست تقدیر** کے مقابل پر دنیا کے **ظاہری اسباب** کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اسی لئے قرآن مجید بڑی وضاحت اور تحدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ:

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ

بس اس وقت دعا کی تحریک کے لئے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے۔ اور مجھے علالت میں زیادہ لکھنے کی طاقت بھی نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار: مرزا بشیر احمد
حال لاہور ۱۷ مئی ۱۹۶۰ء

نوٹ: احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب ممدوح کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین (ادارہ)

مصر کے ایک مخلص احمدی نوجوان کا انتقال

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ جماعت احمدیہ قاہرہ (مصر) کے ایک مخلص احمدی نوجوان جلال الدین عبد الحمید خورشید بقضاء الٰہی چند دن بیمار رہ کر یکم مئی کو وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر بوقت وفات ۲۱-۲۲ سال تھی خدام الاحمدیہ قاہرہ کے سیکرٹری تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑی محنت اور سرگرمی دکھاتے تھے۔ اور جس کام کے لئے کہا جاتے۔ اسے نہایت تندہی سے بجا لاتے تھے۔ تبلیغ سلسلہ کا بڑا شوق تھا غفر اللہ لہ و جعل الجنۃ مثواہ

مرحوم ہمارے نہایت ہی مخلص اور قدیم احمدی بھائی الحاج عبد الحمید خورشید آفندی کے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے پیدا ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھے برادرم عبد الحمید خورشید ۱۹۳۷ء میں قادیان آئے۔ اور چالیس دن تک قادیان میں رہے۔ اثنائے اقامت قادیان میں آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ میں دس بارہ سال سے شادی شدہ ہوں مگر میرے گھر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ میں حضور سے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرنے یہاں آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ آپ یاد دلاتے رہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب برادرم عبد الحمید صاحب حضور کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا۔ میں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند عطا کرے گا

برادرم عبد الحمید صاحب جب قادیان سے واپس گئے۔ تو آپ نے حضور کا یہ ارشاد جماعت احمدیہ بغداد و شام اور فلسطین کے احباب کو بتایا۔ بعض احباب نے ان کو اس ارشاد کے ذکر کرنے سے منع بھی کیا مگر انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے میں اسے ضرور بیان کروں گا۔

آپ کے گھر واپس جانے کے بعد آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے بلاد عربیہ کے پہلے مبلغ کے نام پر جلال الدین رکھا۔ اور اس کے بعد دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام شمس الدین رکھا۔ پھر لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عائشہ رکھا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

نسلی امتیاز کا رد عمل

امریکہ میں

فضیلت اسلام کا اعتراف

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اسلام مقیم نائیجیریا

ہر وہ کام جو فطرت کے خلاف ہو اور اس میں کسی ایک فریق کی حقارت مقصود ہو اس سے خلاف رد عمل ہولناک نتائج پیدا کرتا ہے وقتی طور پر دہشت کامیاب ہو سکتی ہے مگر دل اور دماغ براہ راست اس قسم کے جارحانہ معاندانہ ماحول سے متاثر نہیں ہوتے آج رنگ و نسل کی تمیز سے امن عالم مفقود ہو رہا ہے۔ مگر عالمی سیاست کے موجودہ رجحان کی بنا پر یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ نسلی امتیاز نہ صرف کلیتہً جلد ختم ہو جائے گا۔ بلکہ جس قوم کو آج نفرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور اسکو جمہوریت و حریت کی ضمیر سے محروم رکھا جا رہا ہے یہ قوم بام عروج پر پہونچ کر اقوام عالم میں نمایاں اور امتیازی پوزیشن حاصل کرے گی۔

امریکہ جو تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے اس میں بھی سیاہ فام لوگوں کے خلاف نفرت کا جذبہ موجود ہے آئے دن وہاں ہنگامی حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ گوروں نے سیاہ رنگ کے لوگوں سے زندگی کے ہر شعبہ میں بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس حال کے پیش نظر اور نسلی امتیاز نے ایک عجیب رد عمل پیدا کر رکھا ہے۔

(۲)

مشہور عراقی ادیب ڈاکٹر جواد علی (جو عراق کی عرب اکیڈیمی کے سیکرٹری ہیں) نے بغداد کے کثیر الاشاعت رسالہ "کل شئی" ماہ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء میں ایک طویل مضمون بعنوان "دولۃ المسلمین السود فی امریکا"

"امریکہ میں سیاہ فام مسلمانوں کی حکومت" رقم کیا ہے

ڈاکٹر موصوف خود سفید رنگ کے ہیں آپ ایک دفعہ سیاہ فام امریکن کی سوسائٹی میں اپنے ایک دوست سیاہ فام کے ساتھ تشریف لے گئے آپ کو صرف اس لئے دروازہ پر روک لیا گیا کہ آپ سفید رنگ کے ہیں آپ کا داخلہ ممنوع ہے مگر ان کے ساتھی کو داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ ڈاکٹر موصوف کے ساتھی نے دروازہ پر ڈیوٹی دینے والے اشخاص کے ذریعہ یہ سارا معاملہ ایک ذمہ وار شخصیت کے پاس پہونچا دیا چنانچہ ڈاکٹر موصوف کو بھی داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ ڈاکٹر موصوف تحریر کرتے ہیں کہ باوجود میرے پاس داخل ہونے کے لئے دعوتی کارڈ موجود تھا۔ مگر مجھے کہا گیا کہ انہ ابیض ...... انہ لون الشیطان فکیف یسمع لواحد من ابناء الشیطان بمجالسۃ ابناء الرحمان"

"کہ یہ سفید فام ہے جو شیطان کا رنگ ہے شیطان کے بیٹوں کو کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ خدائے رحمان کی مخلوق کے ساتھ بیٹھ سکیں۔

(۳)

اب ڈاکٹر موصوف ایک لمبے اور چوڑے کمرہ میں داخل ہوئے۔ جس کا ایک حصہ مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے مخصوص ہے آپ کو کہا گیا

"اب آپ خدا تعالیٰ کے گھر میں ہیں"

مگر ڈاکٹر موصوف اس فقرہ بالا سے حیرت و استعجاب میں پڑ گئے کیونکہ آپ نے کوئی ایسا ظاہر نشان و علامت نہ دیکھی۔ جس کی بناء پر اس کمرہ کو خدا تعالیٰ کا گھر کہا جائے اس کمرہ کے بالکل درمیان میں ایک جھنڈا تھا جس کی شکل یوں تھی
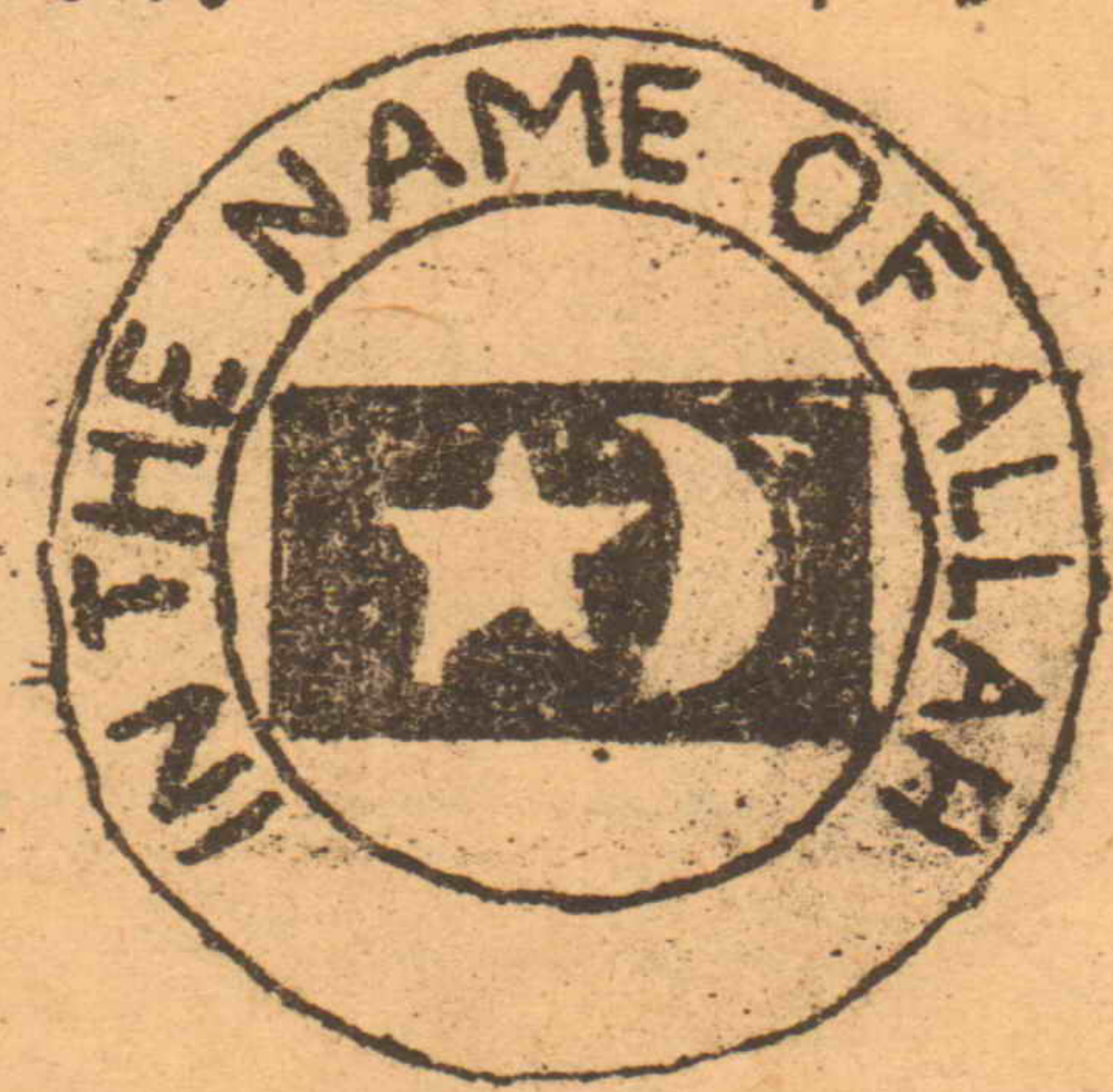
اب حاضرین کے سامنے ایک امام کھڑے ہوئے یہ اتوار کا دن تھا اور شام کا وقت۔ امام صاحب نے کہا کہ میں اسی وقت پریشان حال اور بھٹکے ہوئے اشخاص کے سامنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ یہ سرزمین جس میں ہم بھٹک رہے ہیں یہ وہ سرزمین نہیں ہے جو علاقہ بنی اسرائیل میں ہے بلکہ یہ علاقہ اور زمین ولایات متحدہ کی ہے حبشیوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈالا گناہوں کے مرتکب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جنت کو تبدیل کر کے ان پر شیطان کو مسلط کر دیا یعنی سفید نسل کو۔ اس نسل نے ان حبشیوں کے حقوق کو پامال کیا ان کو قید کر کے مصائب کی سرزمین میں لے آیا اور اب وہ اس علاقہ میں غلامی کی زندگی اختیار کر رہے ہیں جبکہ وہ اپنے ملک میں معزز تھے اور آرام کی زندگی گذار رہے تھے مگر شیطان نے ان کو ان کے مذہب اسلام کے چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا اور ان کے اسلامی ناموں محمد۔ احمد۔ محمود وغیرہ کو چھوڑ کر عجیب و غریب نام رکھ دئے گئے ....

ہمیں قرآنی احکام اور سیرت محمدیہ کی اتباع کی روشنی میں اپنی زندگی کی اصلاح کرنی چاہیئے"

(۴)

ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ ایک طویل مضمون ہے جس میں اس سوسائٹی کے بعض قوانین اور دستور اساسی کا ذکر ہے جس سے اس سوسائٹی کے اغراض و مقاصد کا علم ہوتا ہے بہرکیف خطبہ بالا اور خیالات مذکورہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ حقانیت اسلام اور اس کی فضیلت کا اعتراف بزبان حال و قال کس طرح امریکہ میں کیا جا رہا ہے

اسلام اپنے جملہ محاسن میں امن عالم کا علمبردار ہے۔ اس کی تو تعلیم ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔

صرف تقویٰ ہی انسانی عزت کا باعث ہے رنگ و نسل کی تمیز سے نہ تو امن قائم ہوتا ہے بلکہ اس کے برعکس یہ جذبہ انتقام و عداوت کا باعث ہے۔

اطفال الاحمدیہ کا امتحان ۱۲ جون کو ہوگا

مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ جون سنہ ۶۰ء بروز اتوار ان کا امتحان ہوگا۔ جس کے لئے رسالہ "ہمارا رسول"، مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر مشتمل ہے۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی اصل قیمت ۴ر ہے لیکن امتحان کی غرض سے ۳ر فی نسخہ کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے مربی صاحبان اور قائدین و زعماء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بچوں کو اس امتحان کی تیاری شروع کرا دیں اور کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچے اس میں شریک ہوں۔ مجالس کی طرف سے ۵ اسٹی تک یہ اطلاع مل جانی چاہیئے کہ کتنے بچے اس میں شامل ہوں گے۔ تاکہ مطلوبہ تعداد میں پرچے بھجوائے جائیں۔

(مہتمم اطفال)

درخواست دعا

"میرے والد مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ چار پانچ روز سے سخت بخار سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی شفایابی کی دعا کریں۔

(امۃ الرحمان رقیہ بیگم گولبازار ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خلافتِ اسلامی

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۱)

(۱)

خدا تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جب کبھی کفر و شرک کی گھٹائیں دنیا پر چھا جاتی ہیں۔ گناہ و عصیاں اور ظلم و جور کے بادل امڈ آتے ہیں۔ انسان اپنے خالق و مالک خدا کو بھول جاتا ہے اور شیطان کا ادنیٰ غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ ضلالت و گمراہی کی تاریکی چھا جاتی ہے ـــ اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ کھلا کھلا نظر آجاتا ہے۔ تو وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرتا ہے اس کی صفت رحمانیت جوش میں آجاتی ہے اور وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو گمراہ و بے راہ انسانوں کو راہ راست کی طرف لانے کی غرض سے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ جو اپنے خدا داد نور سے دنیا کو روشن کرتے ہیں ان کی وجہ سے گناہ و عصیاں ظلم و جور اور کفر و شرک کی تاریکیاں زائل ہو جاتی ہیں۔ شیطان اپنے مقاصد میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اور انسان خدا تعالےٰ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ لیکن یہ برگزیدہ لوگ بوجہ انسان ہونے کے موت سے محفوظ نہیں رہ سکتے ان کا زمانہ محدود ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ ان کے نور کو دور تک پہنچانے اور اسے زیادہ دیر تک دنیا میں قائم رکھنے کے لئے ان کے بعد خلافت کے سلسلہ کو جاری کرتا ہے۔ اس طرح کسی نبی کی قوت قدسیہ جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے۔ جماعت کی طاقت پراگندہ نہیں ہوتی اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں۔ ادھر نبی اپنی مدت پوری کر کے خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ اور ادھر اس کے رنگ میں رنگین اور اس کی امت میں سے علم و فضل اور تقویٰ کے لحاظ سے افضل انسان کو اس کی امت اور اس کے کام کا نگران بنا دیا جاتا ہے جو اس کے دین کی اشاعت کرتا ہے اس کے مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ اور اس کے نور نبوت کو دنیا میں لمبے عرصہ تک قائم رکھنے کا موجب بنتا ہے اس کی وجہ سے وہ مایوسی اور خوف دور ہو جاتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد پیدا ہو جاتا ہے۔ دین کو مضبوطی نصیب ہوتی ہے۔ اور لوگ شرک سے ہٹ کر خدائے واحد کی عبادت میں لگ جاتے ہیں۔

(۲)

خلافت کا سلسلہ ہر نبی کے بعد قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم کو پھیلانے کے لئے کئی ایک انبیاء مبعوث کئے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے تو ان کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری ہوا جو حضرت مسیح علیہ السلام تک جو اس سلسلہ کے خاتم الخلفاء تھے۔ قائم رہا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ تو اب بھی کسی نہ کسی طرح قائم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تو اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جو آپ کی پیشگوئی الخلافۃ بعدی ثلاثون عاماً (مسند احمد) کے مطابق خلفاء راشدین کی شکل میں تیس سال تک اور اس کے بعد مجددین کی شکل میں قائم رہا یہاں تک اس زمانہ کا مامور جو سلسلہ محمدیہ کا خاتم الخلفاء تھا۔ اپنی پوری شان کے ساتھ اس دنیا میں مبعوث ہوا اور قرآن کریم کی آیت استخلاف کے الفاظ "کما استخلف الذین من قبلہم" اس کی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح حدیث نبوی بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ما من نبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۰۹)

یعنی دنیا میں کوئی نبوت بھی ایسی نہیں ہوئی کہ جس کے بعد خدا تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناکام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔"

الوصیت ص ۵، ۶

پھر آپ اپنے بعد خلافت کے سلسلہ کے قیام کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

الوصیت ص ۶

پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے"

(الحکم ۱۴ ر اپریل ۱۹۰۸ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ در حقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہٰذا خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن ص ۵۷)

(۳)

خلافت کے انعام کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس لئے اس کیلئے خواہش یا کسی کوشش کو ناپسند ہی نہیں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

"انا لا نولی من سألہ ولا من حرص علیہ"۔

(کتاب الاحکام)

یعنی ہم امارت اور خلافت کے مقام پر ایسے شخص کو فائز نہیں کر سکتے جو اسے خود طلب کرے یا اس کی خواہش رکھے۔

(باقی)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھیے۔ (مینیجر الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک ضروری ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے مثلاً ایک تاجر اگر سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ کسی احمدی کو اپنے ساتھ ملا کر تجارت کا کام سکھا دے۔ جب وہ کام سیکھ جائے گا تو وہ دوسری جگہ اپنا کام چلا سکے گا۔ اس طرح کام کرنے سے جماعت کو بہت تقویت پہنچے گی۔ ہماری جماعت تو مذہبی جماعت ہے۔ اس میں قومی جذبہ زیادہ شدت کے ساتھ موجود ہونا چاہیئے۔ ہم تو دنیا دار لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنی خدمات اپنی قوم کی طرف منتقل کر دیتے ہیں"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر جماعت کے تجار کا فرض ہے کہ اپنے بعض دوسرے بھائیوں کو فن تجارت سکھلائیں۔ اسی طرح پیشہ ور حضرات کا فرض ہے کہ دوسرے احمدیوں کو اپنے پیشے سکھلائیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ خاص طور پر مندرجہ بالا امور کا اپنی اپنی مجالس میں انتظام کریں۔ اور ماہانہ رپورٹوں میں اس کا معین اعداد و شمار کے ساتھ تذکرہ کیا کریں۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ربوہ کے خدام کے لئے ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ مرکزیہ شعبہ صنعت کی طرف سے ربوہ میں نجاری کا کام سکھلانے کے لئے ایک کلاس جاری کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ شامل ہونے والے خدام عصر کی نماز ہر روز (ماسوا جمعہ) مسجد محلہ دار الرحمت غربی میں پڑھا کریں گے۔ نماز کے بعد پندرہ منٹ کے لئے بخاری شریف کا درس سنا کریں گے۔ بعد ایک گھنٹہ کے لئے نجاری کا کام سیکھا کریں گے

جو خدام کلاس میں شامل ہونا چاہیں وہ فوراً دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ انہیں صرف شعبہ ہذا کو اس امر کا یقین دلانا ہو گا کہ وہ بلا اشد ضرورت غیر حاضری یا وقت کی پابندی کرنے کے مرتکب نہ ہوں گے۔

(مہتمم صنعت و حرفت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقرر امراء ضلع و امیر مقامی

مندرجہ ذیل امراء ضلع و امیر مقامی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نام	عہدہ	نام جماعت
(۱) بابو قاسم الدین صاحب	امیر ضلع	جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ
(۲) مولوی عبد القدیر صاحب شاہد	" "	" مظفر گڑھ
(۳) چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	امیر مقامی	جماعت احمدیہ گجرات

درخواستہائے دعا

(۱) محمد یعقوب صاحب چک نمبر ۱۶۰ شہباز پور ضلع لائل پور کا چھوٹا بھائی محبوب الرحمٰن دو سال سے بخار اور پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہے۔

(۲) ماسٹر خان محمد صاحب غربک ٹیچر بعارضہ لقوہ بیمار رہیں۔ (م)

ننکانہ صاحب اور کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ میں تربیتی جلسے

۳/۵/۶۰ کو مسجد احمدیہ ننکانہ میں ایک کامیاب جلسہ ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند و بالا شان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت پر تقریر کی۔

قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے اسلام کے فضائل اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات بیان فرمائیں۔ سامعین نے نہایت سکون کے ساتھ ان تقاریر کو سنا۔ جلسہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ نشر الصوت کا انتظام تھا۔

اگلے دن بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ ننکانہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ہر دو مربیان صاحبان نے عورتوں اور بچوں کی تربیت اور اصلاح کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسائل پر تقاریر کیں۔

۱۴/۵/۶۰ کی شام کو ہر دو مربی صاحبان کوٹ دیالداس تشریف لے گئے۔ جہاں بعد نماز عشاء ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں گاؤں کے لوگوں نے شرکت کی۔ مستورات نے بھی شمولیت کی اور ہر دو مربی صاحبان کی تقریروں کو دلچسپی اور توجہ سے سنا۔

(ڈاکٹر حاجی عبد الرحمٰن صدر جماعت احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ہر احمدی لڑکی کا شامل ہونا ضروری ہے

لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ماہ جون میں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ہو گا۔ بچیوں کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں اور ان کی تعداد سے بھی مطلع فرمائیں۔ تا کہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔

بچیوں کا سلسلہ کی تاریخ سے واقف ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کوشش کی جائے کہ ہر احمدی بچی شامل ہو جائے۔

نوٹ:۔ دس سال سے چھوٹی بچیوں کے لئے الگ بالکل آسان پرچہ ہو گا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۷ مئی ۱۹۶۰ء صفحہ ۶ پر "مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب پہنچانے کی قابل قدر مثالیں" کے عنوان کے تحت شائع ہونے والی فہرست میں غلطی ہو گئی ہے۔ مکرم پروفیسر عبد السلام صاحب آف امپیریل کالج لنڈن کی طرف سے مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کی رقم۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم۔ اور چوہدری غلام حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ہے جو مکرم پروفیسر صاحب کے علی الترتیب نانا، خسر اور نانی، خوشدامنہ ہیں۔ اعلان میں غلطی سے ان کو پروفیسر صاحب کے والد اور والدہ ظاہر کیا گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

کشتی رانی کا شوق رکھنے والے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ربوہ روئنگ کلب قائم ہے۔ ہر خادم اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ فیس ممبر شپ صرف آٹھ آنے اور ماہانہ چندہ صرف چار آنے ہے۔ ممبر شپ کا کارڈ حاصل کرنے کے لئے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف رجوع کریں۔

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(۳) عبد الرحمٰن صاحب دہلوی کے والد ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی آجکل بہت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے۔

(۴) شیخ محمد عبد اللہ صاحب ناصر آباد اسٹیٹ کی بہو عزیزہ سیدہ صدیقہ صاحبہ بیمار رہیں۔

(۵) امۃ الحفیظ بنت چوہدری خیر الدین صاحب مرحوم دار الصدر غربی بعارضہ بخار بیمار ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سادگی اور خواتین

(از محترمہ ثریا چوہدری صاحبہ)

پاکستان معرض وجود میں آیا۔ تو مسلمانوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ انہیں ایک علیحدہ ملک مل گیا ہے۔ جس میں وہ اپنی تہذیب اور ثقافت کے مطابق زندگی گذاریں گے۔ لیکن پاکستان کے قیام کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ہمارے محبوب قائداعظم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور پھر کچھ زیادہ وقت نہ گزرا کہ قائدملت رخصت ہو گئے۔ ان کے بعد جو لوگ پاکستان میں برسر اقتدار آئے۔ وہ اپنے اصلی مسائل اور ضروریات سے مکمل طور پہ غافل ہو گئے۔ اور پاکستان کا مقصد قیام ہماری نگاہوں سے اوجھل ہونے لگا۔

۸ر اکتوبر ۵۸ء کے انقلاب نے جہاں ہم میں اور بہت سے مردہ احساسات کو زندہ کیا وہاں لازماً ملکی مصنوعات کی ترویج اور استعمال کا جذبہ بھی عیاں تھا۔ اس سلسلہ میں انقلاب کے فوراً ہی بعد بیگم بلقیس شیخ اور بیگم اصغری منظور قادر نے ملک کے بھرپور دورے کئے اور خواتین کے احساس ذمہ داری کو جھنجھوڑا کہ وہ کس قوم کی بیٹیاں ہیں اور موجودہ دور میں انکی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ انہوں نے یہ بھی خواتین کو بتایا۔ کہ اب ہم میں عہد غلامی کے رسوم ورواج مٹ جانے چاہئیں اور ہمیں ایک آزاد اور باوقار قوم کے افراد کی حیثیت سے سوچنا چاہیئے۔ یہ وہ خیال تھا جسے میری بہنوں نے انقلاب سے قبل بالکل بھلا ڈالا تھا۔ بدنظمی سیاسی افتراق اور انتظامیہ اور ریاست دانوں کے ملی بھگت نے ملک کو تباہی کے دہانے پہنچا دیا تھا۔ ہر شخص ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا تھا۔ اور اس لوٹ نے دو طبقے پیدا کر دیئے ایک انتہائی امیر اور دوسرا انتہائی غریب۔ اور اس تفاوت کا اثر یہ ہوا کہ رنگ برنگ کی غیر ملکی مصنوعات نظر آنے لگیں۔ میری بہنیں ایسے ایسے قیمتی ملبوسات میں نظر آتیں۔ کہ کئی بہنیں انگشت بدندان ہو جاتیں۔ اور وہ اس سے بولنے کی تاب نہ لاسکتیں انتہائی جدید فیشن کے غیر ملکی زیورات کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔ اور متوسط طبقہ کی خواتین خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتیں

حقیقت یہ ہے کہ ہماری قوم انقلاب سے قبل جن مصائب میں مبتلا تھی۔ اس میں خواتین کی ذمہ داری سب سے زیادہ تھی۔ یہ جاننے کے باوجود کہ ان کے شوہر، بھائی یا والد کی تنخواہ نہایت قلیل ہے اور وہ اسی میں انہیں شنیل ساٹن اور کیمبرخ کے سوٹ سلوا کر نہیں دے سکتے پھر بھی وہ ان ہی اشیاء کا مطالبہ کرتیں۔ "مجھے جھومر چاہیئے"۔ "میری فلاں سہیلی نے نئے ڈیزائن کے بندے بنوائے ہیں میں بھی بنواؤں گی۔ آج کل بازار میں نہایت نفیس ساڑھیاں آئی ہوئی ہیں ہمیں بھی چاہئیں" اور اس قسم کے لاتعداد مطالبات ہر روز پیش آتے۔ لیکن ان مطالبات کا جواب غریب مرد کیا دے سکتے تھے؟ ان کو یہ مطالبات سننے بھی پڑتے اور مانننے بھی پڑتے۔ لیکن کس طرح؟ اصولوں کی قربانی دے کر ضمیر کو کچل کر اور قومی فرائض کو پس پشت ڈال کر وہ ناجائز ذرائع سے روپیہ کماتے۔ قوم اور ملت سے غداری کرتے اور اپنی ذات سے وفاداری کا ثبوت نہ دیتے۔ اس طریقے سے میری بہنوں کے مطالبات تو پورے ہو جاتے۔ اس میں کوئی شبہ کی بات نہیں۔ لیکن اس کے جو اثرات ہمارے قومی اخلاق اور ہماری ملکی زندگی پر پڑے اس کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ ہر شخص ایک سوداباز تھا۔ کہ صرف اپنے منافع کی بات کرتا۔ ہمدردی، شرافت، اصول سچائی بے معنی الفاظ تھے۔ یہ ایسی قدریں تھیں جو قصۂ پارینہ بن گئی تھیں اب ان سے کسی کو کوئی واسطہ نہ تھا پھر ۸ر اکتوبر کو انقلاب نے پاکستان کو سایۂ عاطفت میں لے لیا بے شمار لوگوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنا پڑی۔ لیکن کیا۔ میری بہنوں کا اس میں کوئی قصور نہیں؟۔ میری کتنی بہنیں تھیں۔ جنہوں نے ایمانداری سے اپنے بھائی یا شوہر کو سیدھی راہ پر چلنے کی تلقین کی تھی؟ کتنی تھیں جنہوں نے اپنی کم مائیگی کا رونا نہ رویا تھا؟ کتنی تھیں جنہوں نے اپنی معمولی آمدنی پہ صبر و شکر کیا؟ کتنی تھیں جنہوں نے دوسروں کی ریس نہیں کی؟ کتنی تھیں جنہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی؟ کتنی تھیں جنہوں نے اپنے شوہروں بھائیوں یا والدین کو اپنے پھوہڑ قسمت ہونے کے طعنے نہیں دیئے؟ بہت کم۔ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ...... بلکہ یوں کہئے نہ ہونے کے برابر۔ اور پھر تطہیر ہوئی تو قوم کی زندگی کو ایسے لوگوں سے صاف کر دیا گیا اور میری بہنیں خوش ہو گئیں۔ کہ انہوں نے اس انجام کو پہنچانے کی خاطر اپنے عزیزوں کو غلط راہ پہ چلنے پر مجبور کیا تھا۔

انسان سب سے بڑا نقال ہے اور ہم خواتین نے تو ریس کرنے میں کمال کر دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ کا دل اچھا پہننے کو کرتا ہے۔ اچھا کھانے کو کرتا ہے۔ لیکن کس طرح؟ میں مان لیتی ہوں کہ آپ ایک رئیس کی بیٹی بہن یا بیوی ہیں۔ لیکن کیا آپ پر یہ فرض عاید نہیں ہوتا کہ آپ دوسروں کے جذبات کی قدر کریں۔ آپ خواہ مخواہ تفاخر سے کام نہ لیں۔ اگر آپ غریب بھی ہیں تو کیا آپ ہی ملک کی سب سے ادنےٰ پسماندہ اور غریب خاتون ہیں۔ آپ سے کمتر اور کوئی نہیں۔ اور میں کہتی ہوں بہ یقیناً ہے تو خدارا ایک لمحہ کے لئے سوچیے کہ آپ سے کمتر اور آپ سے زیادہ غریب بھی ایک خاتون موجود ہے۔ اگر وہ زندگی سادگی سے بسر کرسکتی ہے تو آپ اس سے نسبتاً بہتر حالت میں ہو کر زندگی کیوں نہیں گذار سکتیں۔ یہ کیا ضروری ہے کہ اگر ریس کرنی ہی ہے تو ایسے شخص کی جائے جو آپ سے اونچا ہو۔ آپ اپنے سے نیچے کی طرف کیوں نہیں دیکھتیں؟ اب ہم آزاد ہیں غلامی سے نجات پائے دیر ہو گئی۔ اب ہم میں ایک قومی تعصب پیدا ہونا چاہیئے یا آپ کو قومی تعصب کا لفظ پسند نہیں تو میں کہوں گی کہ ہمارے اندر پاکستان کی قومیت کا احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ ہمیں لباس میں خوراک میں رہن سہن میں حتیٰ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں صرف پاکستانی ہونا چاہیئے اور کچھ نہیں۔ آخر ہمیں اوروں کی نقالی میں ملتا کیا ہے؟

ہمارا ملک غریب ہے ہمیں بے شمار مسائل حل کرنے ہیں ہم چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ بچت کریں تاکہ ہمارے قومی خزانہ میں اتنا سرمایہ ہو جائے کہ ہمارے مختلف منصوبے اور سکیمیں جو اس وقت زیر تکمیل ہیں مکمل ہو جائیں۔ ہم اپنے معیار زندگی کو بلند کریں اور قومی دولت میں اضافہ کریں۔ تب کہیں جا کر ہمیں اس بات کی اجازت مل سکتی ہے کہ ہم سامان تعیش پہ کچھ خرچ کرلیں پھر بھی سوال یہ ہے کہ آخر سامان تعیش پہ ہم کیوں خرچ کریں۔ آپ کے ملک میں کوئی ضرورت مند نہیں؟ کیا آپ ان چند ٹکوں سے کسی بھائی یا بہن کی مصیبت رفع نہیں کرسکتیں؟ اور اب تو یہ حالت ہے کہ آپ چھوٹی چھوٹی بچیوں کے منہ پہ بھی سرخی تھوپی ہوئی دیکھیں گی۔ کریم اور پوڈر تو خیر اب ایک معمول ہے۔ میں کہتی ہوں کیا یہ فضول خرچی کی انتہا نہیں ہے؟ اور کیا ہماری موجودہ حالت اس بات کی متقاضی نہیں کہ ہم فضول خرچی سے باز آجائیں۔ اور نیک نیتی سے اپنے ملک کی خدمت کریں۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں سادگی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اور ملک کی بنیادوں کو مستحکم کر دینا چاہیئے۔

مصر کے ایک مخلص احمدی نوجوان کا انتقال

(بقیہ صفحہ ۳)

غرض عزیز مرحوم اللہ تعالےٰ کا ایک خاص نشان تھا۔

عزیز مرحوم نہائت نیک نوجوان تھا۔ اس کی وفات ایک قومی نقصان ہے عزیز مرحوم کی وفات پر برادرم عبدالحمید خورشید صاحب افندی کو پریذیڈنٹ جمہوریہ عربیہ سیادت جمال عبدالناصر کی طرف سے بھی تعزیت کا پیغام موصول ہوا ہے اور جماعت احمدیہ مصر نے بھی نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کے والد بزرگوار الحاج عبدالحمید خورشید اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور دیگر اعزا و اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے اس نقصان کی تلافی فرمائے۔ اور انہیں اور جماعت احمدیہ قاہرہ کو نعم البدل عطا فرمائے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کریں۔

خاکسار محمد شریف سابق مبلغ فلسطین

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کا انتقال

(بقیہ صـ اول)

بعد اپنے اخلاص اور نیکی میں ترقی کرتے چلے گئے۔ عمر کا اکثر حصہ اپنے کاروبار کے سلسلے میں کلکتہ میں گذارا۔ کچھ عرصہ قبل آپ مستقل طور پر ربوہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ کم و بیش بارہ دن پیچش میں مبتلا رہے۔ تکلیف زیادہ ہونے پر آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ جہاں پر انتڑیوں کا اپریشن کیا گیا مگر افسوس ہے کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔ ۱۷ مئی کی رات کو ہی آپ کی نعش ربوہ لائی گئی ۱۸ مئی کی صبح کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد آپ کو ربوہ کے عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب محترم سیٹھ صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم سیٹھ صاحب مرحوم نے ۳ بیٹے اور ۵ بیٹیاں یادگار چھوڑی۔ آپ کی ضعیف العمر والدہ بھی زندہ ہیں۔ کلکتہ کے مخیّر خادم سلسلہ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی۔ خواجہ محمد عبداللہ صاحب آف خواجہ رسٹورنٹ گول بازار ربوہ اور مکرم محمود احمد صاحب مختار شاہد آپ کے داماد ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت

میرے لڑکے عزیزم عبدالغفور کے ہاں مورخہ ۹/۵ کو لڑکی پیدا ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے یہ بچی چوہدری فضل قادر صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی نواسی ہے

جلال الدین آف ننگلی چک ۳۳ گ ب کریانوالہ ضلع لائلپور۔

تلاش گمشدہ

میرا ایک گدھا مورخہ ۱۶/۵ سے گم ہے۔ رنگ نیلا۔ منہ سفید پیٹ سفید۔ دُم چوڑی۔ عمر دو سال جس صاحب کو ملے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیویں۔ یا جس کو اس کے متعلق علم ہو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

نذیر احمد ابن شاہ دین محلہ دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ

علاج کی سہولتیں مہیا کرنے کیلئے اس سال ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

بہاولپور ۲۰ مئی۔ محکمہ صحت اور سماجی بہبود کے منسٹر لیفٹیننٹ جنرل برکی نے کہا ہے کہ امسال حکومت دیہی عوام کے علاج معالجے کی سہولتوں کے لئے ایک کروڑ روپیہ صرف کرے گی۔ اور اگلے سال اس سے بھی زیادہ روپیہ صرف کیا جائے گا۔

آپ نے کہا امسال مغربی پاکستان میں دس بڑے اور تیس چھوٹے معالجے کے دیہی مرکز قائم کئے جائیں گے۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ ہر ایک لاکھ کی دیہی آبادی کے لئے صحت کا کم از کم ایک مرکز کھل جائے۔

جنرل برکی بہاولپور سے ۵۴ میل دور اُچ شریف میں صحت کے دیہی مرکز کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے۔ آپ نے کہا جہاں تک حکومت کے مالی وسائل اجازت دیتے ہیں حکومت دیہی عوام کے لئے علاج معالجے کی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ اس سلسلے میں متمول لوگوں پر بھی کچھ فرائض عاید ہوتے ہیں۔ انہیں چاہئے میدان میں آئیں اور عوام کی خدمت کے لئے ایثار سے کام لیں۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اعانت الفضل

مکرم سید غلام محمد شاہ صاحب مینجر شاہ میڈیکو ۳۳ کچہری روڈ لائلپور کا کام اللہ تعالےٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے بخیر و خوبی سے چل رہا ہے۔ اس خوشی میں مکرم شاہ صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دین و دنیا میں ترقی دے اور کام میں برکت دے۔ آمین

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴